بقیہ مضمون

"مضمون اقسام ملازمت پر موافق ومخالف شہادت"

مخفی نہین ہے کیونکہ ان لوگون پر ان مفتریات کا عمدہ اثر (جسپر ہمنے خدا کا اور اپنے مفتریون کا شکریہ ادا کیا ہے) ظاہر ہوچکا ہے تاہم اون مسلمان اخوان کے افہام کی غرض سے جو ملا صاحب اور اون معاونون کو اہل علم و دیندار جانتے ہین دہنا گر علیہ ان کے رسالہ کو پڑہکر اسکے مضامین خلاف واقع کو راست سمجھہ بیٹھے ہین

اس کمنت کے باوجود اسقدر وسعت کے (جو یہان بیان ہوئی ہے) یہہ شرح وتفسیر (ہمارے علم مین) کہین نہین ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو شریعت یعقوبی پر عمل وفیصلہ کا بادشاہ نے اختیار دیدیا تہا اور اُسوقت بادشاہ اسلام (دین یعقوبی) اختیار کرچکا تہا جس سے شریعت یعقوبی پر عمل کرنا داخل کمنت ہوسکے۔ یہ اختیار حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا تہا تو پیچھے کو ہوا تہا۔ جب بادشاہ اسلام مین داخل ہوا یا وہ فوت ہوگیا اور آئین مصری کا عمل موقوف ہوا اور حضرت یوسفؑ کے حق مین "مکنا لیوسف فی الارض" کا مضمون پورا پورا صادق آیا جیساکہ ذوالقرنین کے حق مین انا مکنا لہ فی الارض کا مضمون صادق آیا تہا۔

[illegible]

اسیوقت انکو سلطنت مصری مین استقلال حاصل ہوا تہا جسکا شکریہ انہون نے "رب قد اٰتیتنی من الملک" بالفاظ منقولہ حاشیہ ادا کیا

بہائی کو قید مین لینے کے وقت تو وہ مستقل بادشاہ نہوئے تہے صرف نائب السلطنت تہے جنکے اختیارات کا آئین سلطنت مین محدود ہونا ایک لازمی امر ہے اور نیابت کا عین مقتضا۔ اس امر پر یہ قول خداوندی "کہ یوسف علیہ السلام بادشاہ کی آئین کے روسے اپنے بہائی کو نہ لے سکتا تہا"